خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ | 25۔فروری 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

CPL 61

213029

جلد 48-83 نمبر 43 | بدھ 27 شوال۔1418ھ 25 تبلیغ 1377ہش 25 فروری 1998ء

اس یقین کے ساتھ دعا کریں کہ خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دعا منظور ہو گی۔ اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رؤیت سے ہے نہ بطور قصہ کے 'اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں۔ دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان! تو ایسا مت کر تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا۔ (ملفوظات جلد 19 صفحہ 21)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو دعا اپنی زبان میں بھی کر سکتے ہو بلکہ چاہئے کہ مسنون ادعیہ کے بعد اپنی زبان میں آدمی دعا کرے کیونکہ اس زبان میں وہ پورے طور پر اپنے خیالات اور حالات کا اظہار کر سکتا ہے اس زبان میں وہ قادر ہوتا ہے۔

دعا (عبادت) کا مغز اور روح ہے اور رسمی (عبادت) جب تک اس میں روح نہ ہو کچھ نہیں اور روح کے پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گریہ و بکا اور خشوع و خضوع ہو اور یہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی حالت کو بخوبی بیان کرے اور ایک اضطراب اور قلق اس کے دل میں ہو اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہوتی۔ جب تک اپنی زبان میں انسان اپنے مطالب کو پیش نہ کرے۔ غرض دعا کے ساتھ صدق اور وفا کو طلب کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت میں وفاداری کے ساتھ فنا ہو کر کامل نیستی کی صورت اختیار کرے۔ اس نیستی سے ایک ہستی پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 4)

زبان انسان کے روحانی اور جسمانی قویٰ پر زبردست اثر انداز ہوتی ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

یہ ایک باریک علم ہے۔ جس کی لوگوں کو بہت کم اطلاع ہے۔ زبان اندر ہی اندر انسان کے روحانی اور اخلاقی قویٰ پر ایک زبردست اثر کرتی ہے۔ بہت سی کتابیں اس قسم کی موجود ہیں۔ جن کو پڑھ پڑھ کر دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ فسق و فجور میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا ہے۔ استادوں اور کتابوں کا اثر بہت آہستہ دیرپا ہوتا ہے۔ اسی لئے یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ استادوں کے تقرر اور تعلیمی کتابوں کے انتخاب میں بڑی فکر کرنی چاہئے کیونکہ ان کا اثر اندر ہی اندر چلتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ اللہ کی زبان اس کے کامل رسول ﷺ کی زبان صحابہ کرامؓ کی زبان کی طرف مطلق توجہ نہیں کی۔ یونیورسٹی نے اگر کوئی حصہ لیا۔ تو وہ بھی ان لوگوں کا جن کے کلام کا اثر اخلاق اور عادات پر اچھا نہیں پڑ سکتا۔

میں تم سے پوچھتا ہوں کہ بتاؤ تو سہی کہ تم نے کس قدر روپیہ کس قدر وقت اور محنت اس پر کی؟ جواب یہی ہو گا کہ کچھ نہیں۔ میں نے بہت سے آدمیوں کو دیکھا ہے کہ جب ان کو کہا گیا کہ کلام الٰہی بھی پڑھا کرو۔ تو انہوں نے آخر کہا تو یہی کہا کہ کوئی بہت ہی خوبصورت عمدہ سا کلام الٰہی دو اور وہ بھی مفت۔ اللہ اللہ ناولوں اور انگریزی کتابوں کی خرید میں جس قدر روپیہ خرچ کیا جاتا ہے اس کا سواں حصہ بھی کلام الٰہی کے لئے خرچ نہیں کر سکتے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ ساری توجہ اسی کی طرف ہوتی۔ مگر ساری چھوڑ۔ ادھوری بھی نہیں۔ مجھے اس وقت ایک معمول کی بات یاد آگئی ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ کلام الٰہی پڑھو۔ اس نے کہا کہ کوئی اعلیٰ درجہ کا خوبصورت کلام الٰہی ہو تو دو۔ میں نے اپنے دل میں کہا اللہ!!! یہ شخص اپنے کوٹ پتلون کے لئے تو اس قدر روپیہ خرچ کر سکتا ہے۔ اور نہیں لے سکتا تو کلام الٰہی نہیں لے سکتا۔

یہ بناوٹی بات نہیں ہے خود سوچ کر دیکھ لو۔ جس قدر جیب خرچ کے واسطے دیتے ہو دین پڑھانے کے لئے اتنا نہیں دیتے۔ (۔) انتخاب کا ذکر کیا تھا۔ اس کی ایک ضرورت تھی اس میں بات چل پڑی کہ کیسی ضرورت ہے کہ کلام الٰہی کی طرف توجہ دلاؤں۔ دنیا کی لعنت ملامت طعن و تشنیع سب کچھ سنا۔ پھر بھی ٹٹول کر دیکھو کہ خود کلام الٰہی کے جاننے اور سمجھنے کے لئے کیا کیا۔ کتنی کوشش کی؟ جواب یہی ہے کہ کچھ بھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔

(از خطبہ 29 مارچ 1901ء)

ooo

توبہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم مبارک احمد صاحب تنویر مربی سلسلہ فرینکفرٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دو بیٹیوں کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کا نام حضرت صاحب نے انتصار احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود میاں رحیم بخش صاحب آف مرالہ ضلع گجرات کا پوتا اور مکرم مہر محمد شفیع صاحب دارلعلوم غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت والی زندگی عطا فرمائے۔

○ مکرم تنویر الدین صاحب صابر دار النصر غربی الف کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 98-1-21 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام حزقیل احمد تنویر عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم لعل دین صاحب صدیقی دار النصر غربی الف کا پوتا اور مکرم نذیر احمد صاحب چوہان دار الیمن غربی کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

تقریب شادی

○ مکرم محمد افتخار احمد صاحب حال فرینکفرٹ جرمنی ابن مکرم محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال آمد کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ سعدیہ نعمت بنت چوہدری نعمت اللہ صاحب وڑائچ دار الصدر جنوبی ربوہ مورخہ 14- فروری 98ء منعقد ہوئی۔ رخصتی کے موقع پر محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 15- فروری 98ء کو دفتر انصار اللہ پاکستان کے سبزہ زار میں دعوت ولیمہ بصورت چائے کا اہتمام کیا گیا۔ آخر میں محترم چوہدری محمد علی صاحب نے دعا کروائی۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور لکھتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ سادھوکی ضلع گوجرانوالہ مختصری علالت کے بعد 25 جنوری 1998ء کو وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 78 سال تھی۔ ان کا جنازہ سادھوکی میں مکرم مربی صاحب ضلع گوجرانوالہ نے پڑھایا۔

میت ربوہ لائی گئی جہاں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت مبارک میں جنازہ پڑھایا اور تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

25 تبلیغ 1377 ھش 25 فروری 1998ء

اسباب کا استعمال - کس طرح؟

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"ہم اسباب کے استعمال سے منع نہیں کرتے بلکہ رعایت اسباب بھی ضروری ہے۔ کیونکہ انسانی بناوٹ بجائے خود اس رعایت کو چاہتی ہے لیکن اسباب کا استعمال اس حد تک نہ کرے کہ ان کو خدا کا شریک بنادے بلکہ ان کو بطور خادم سمجھے۔ جیسے کسی کو بٹالہ جانا ہو تو وہ یکہ یا ٹٹو کرایہ کرتا ہے۔ تو اصل مقصد اس کا بٹالہ پہنچنا ہے نہ وہ ٹٹو یا یکہ۔ پس اسباب پر کلی بھروسہ نہ کرے۔ یہ سمجھے کہ ان اسباب میں اللہ تعالیٰ نے کچھ تاثیریں رکھی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو وہ تاثیریں بے کار ہو جائیں۔ اور کوئی نفع نہ دیں۔"

عام طور پر یا تو لوگ دین کو دنیا سے الگ کرتے ہوئے ان کا آپس میں کوئی ربطہ نہیں ہونے دیتے یا وہ دین کی طرف آتے ہیں تو اسباب کو بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ سب کچھ تو خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اس لئے ہمیں اسباب کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسباب بھی اللہ تعالیٰ ہی نے پیدا کئے ہیں اور ان اسباب کے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ ان کو استعمال کیا جائے۔ بلکہ جب ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز انسان کے لئے مسخر کی گئی ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ بھی نکلتا ہے کہ اسباب کا استعمال ضروری ہے۔ تمام اسباب انسانی ضرورت کے ماتحت پیدا کئے گئے ہیں اور اگر انہیں استعمال نہ کیا جائے تو یہ خدا تعالیٰ کے انعام کی ناقدری ہوگی لیکن اسباب استعمال کرتے ہوئے جو بات سامنے رکھنی چاہئے وہ یہ ہے کہ اسباب بذات خود کوئی چیز نہیں۔ بے شک وہ ایک ذریعہ اور وسیلہ بنتے تو ہیں لیکن ذریعہ اور وسیلہ صرف اس لئے بنتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا بنایا ہے۔ انہیں بنانے والا بھی خدا ہے اور ان میں اثرات پیدا کرنے والا بھی خدا ہے۔ اگر خدا نہ چاہے تو وہی اسباب جو بظاہر بہت اچھے نظر آتے ہیں بہت ضروری نظر آتے ہیں ہمارے لئے بالکل بے کار ہو جائیں۔ کیونکہ آخر اسباب بھی تو اثرات ہی سے اپنا وجود ثابت کرتے ہیں یا اپنی افادیت ثابت کرتے ہیں۔

پس اسباب استعمال تو کئے جائیں لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ اسباب ہی ہمارے کام آتے ہیں۔ کام خدا آتا ہے۔ خدا نے اسباب پیدا کئے اور خدا ہی نے اسباب میں تاثیریں رکھیں۔ وہ چاہے تو ان تاثیروں کو ان اسباب سے الگ بھی کر دے۔ اور ہم اسباب استعمال کرتے رہیں اور بنے کچھ بھی نہ۔

پس اس ارشاد میں حضرت صاحب نے نہ صرف یہ کہ اسباب کے استعمال سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسباب کے استعمال کو ضروری قرار دیا ہے۔ البتہ اسباب کے استعمال سے ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے کہ وہ خدا تعالیٰ کے شریک بنا دئے جائیے یعنی جو کچھ کرنا ہے انہی اسباب نے کرنا ہے۔ ہم بیماریوں میں ہی دیکھتے ہیں کہ کوئی ایسی دوائی نہیں جسے حتمی علاج کہا جاسکے۔ ایک شخص وہی دوائی کھاتا ہے تو اسے بیماری سے آرام آجاتا ہے اور دوسرا شخص وہی دوائی کھاتا ہے بلکہ کھاتا ہی رہتا ہے اور اسے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چیزوں کا اثر بھی خدا تعالیٰ کا انعام ہے۔ جہاں وہ چاہتا ہے وہاں وہ چیزیں اثر کرتی ہیں اور جہاں نہیں چاہتا وہاں وہ چیزیں اثر نہیں کرتیں۔ تو گویا کہ اصل ضرورت ان چیزوں کی نہیں، چیزوں میں اثر کی ضرورت ہے اور یہ اثر خدا تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔

حضرت صاحب نے ایک بڑی اچھی مثال دیتے ہوئے سمجھایا ہے کہ اگر کسی نے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہو تو وہ سواری کرائے پر لیتا ہے لیکن کیا وہ سواری ہی اس کا مقصود بن جاتا ہے۔ جب وہ منزل پر پہنچ جاتا ہے تو سواری کو چھوڑ دیتا ہے گویا کہ اصل مقصد منزل پر پہنچنا ہے نہ کہ اس سواری کا لینا۔ اسباب بھی اسی طرح ہیں۔ اسباب میں اللہ تعالیٰ نے تاثیریں رکھی ہیں اور ان تاثیروں کے لئے ہم ان اسباب کو استعمال کرتے ہیں۔ لیکن وہ تاثیریں اس طرح خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں کہ جب وہ چاہے وہ تاثیریں کام آجائیں اور جب وہ چاہے وہ تاثیریں بیکار ہو جائیں۔ اگر ہم یہ بات سمجھ لیں تو یقیناً ہماری نظر ہمیشہ خدا تعالیٰ پر رہے گی۔ اسباب تو ہم استعمال کریں گے۔ اور وہ اس لئے کریں گے کہ خدا تعالیٰ نے اسباب ہمارے ہی لئے پیدا کئے ہیں اور اسباب میں تاثیریں رکھی ہیں لیکن اسباب کو استعمال کرتے ہوئے اس بات کو کبھی نہیں بھولیں گے کہ ان کے اثرات خدا تعالیٰ کی طرف سے میسر آتے ہیں۔

پس حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق رعایت اسباب تو لازم ہے۔ لیکن اسباب کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ بنایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا انسان کے لئے مسخر کی ہوئی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ہر قسم کے اسباب جو ہمیں میسر آسکیں انہیں استعمال کریں اور انہیں استعمال کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھیں کہ وہ ان کی تاثیروں کو برقرار رکھے گا اور یہ تاثیریں ہمیں نفع پہنچائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نکتے کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

میری رسد سے بڑھتی نہیں ہے مری طلب
مہنگائی نے کیا نہیں مجھ پر کوئی غضب
کچھ لوگ کہہ رہے ہیں خورونوش ہے محال
لگتی ہے دوستوں کو مری بات یہ عجب
لیکن یہ سوچیئے کہ کوئی اس میں کیا کرے
اس طرح خرچ کرنا بھی تو ہے عطائے رب

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری شبیر احمد وکیل المال اول

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

بفضل خدا خاکسار قادیان میں 1932ء تا 1934ء بطور طالب علم رہا ہے صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب میرے ہم جماعت تھے۔ نظم خوانی کے باعث یہ تعلق بے تکلف دوستی میں تبدیل ہو گیا۔ ان کے توسط سے خاندان حضرت بانی سلسلہ کے ہر عمر کے افراد سے ملنے کا موقع ملتا تھا۔ بزرگوں سے بھی اور جوانوں اور بچوں سے بھی۔ اس حوالے سے کبھی کبھی حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نیاز بھی حاصل ہو جاتے تھے۔ اس وقت آپ بھرپور جوانی میں تھے۔ سپورٹس مین بھی اعلیٰ درجے کے تھے۔ اس وقت میری عمر ناپختہ تھی۔ اور صاحبزادہ صاحب سے ملاقاتیں بھی سرسری تھیں۔ مگر ان سے متعلق چند باتیں ذہن پر ایسی نقش ہیں گویا آج بھی میں ان کو اسی طرح دیکھ رہا ہوں۔ صاف ستھرا لباس' ہنس مکھ چہرہ۔ آپ جب صاحبزادہ مرزا منور احمد سے اور خاکسار سے گفتگو فرماتے تو شفقت اور محبت کے ساتھ باتوں میں لطیف مزاح کا رنگ بھی ہوا کرتا تھا۔

○ قادیان میں طالب علمی کے زمانہ کے بعد 1951ء میں جب خاکسار کو وقف زندگی کی منظوری نصیب ہوئی تو ربوہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب کو دوبارہ قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ جب کبھی آپ کے دولت خانہ پر جانے کا موقع ملا آپ کی مہمان نوازی اور احترام آدمیت نے بہت متاثر کیا۔ طبیعت میں لطیف مزاح کا عنصر بدستور قائم تھا۔ ایک مرتبہ بندہ اپنی گاڑی پر آپ کے دولت خانہ پر پہنچا تو گیٹ کھولتے ہوئے فرمانے لگے گاڑی بے شک اندر لے آئیں مگر دیکھنا میرا گیٹ نہ توڑ دینا۔

ایک مرتبہ آپ کی قیادت میں سیالکوٹ کا سفر اختیار کیا گیا۔ ایک ویگن میں قریباً چھ سات افراد تھے۔ سیالکوٹ کے مخلصین نے محترم صاحبزادہ صاحب سے عقیدت کے اظہار میں ہماری واپسی کے پروگرام میں خاصی تاخیر کر دی۔ شام کے وقت واپسی ہوئی۔ حافظ آباد پہنچتے قریباً نو بج گئے۔ بمشکل چند میل مزید طے کیے ہوں گے کہ گاڑی خراب ہو گئی اور ایسی خراب ہوئی کہ چلنے کا نام نہ لیتی تھی۔ سردیوں کے ایام اور رات کی تاریکی۔ کوئی مدد میسر نہ آئی۔ ایسے پریشان کن حالات میں انسان گھبرا جاتا ہے اور کچھ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ مگر صاحبزادہ صاحب تھے کہ خوش مزاجی میں کوئی فرق نہ آیا اور فیصلہ فرمایا کہ واپس حافظ آباد جا کر مطلوبہ مدد حاصل کی جائے۔ سو ہم سب رات کے وقت پیدل واپس حافظ آباد پہنچے۔ رات خاصی گذر چکی تھی۔ متعدد احمدی گھرانوں کا پتہ کرتے کراتے ایک گھرانہ میں پذیرائی ہوئی۔ میزبان نے اپنی خوش قسمتی سمجھی کہ قافلہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب بھی تھے۔ ہرچند کہ میزبان اس خوشی میں کہ حضرت بانی سلسلہ کے ایک پوتے تشریف لائے ہیں ان سے ترجیحی سلوک کر رہے تھے اور وہ اس اہتمام میں حق بجانب بھی تھے مگر حضرت صاحبزادہ صاحب سب سے خوب گھل مل کر رہے اور سب کا آنحترم نے مساوی خیال رکھا اور کسی کو کمتری کا احساس نہ ہونے دیا۔ ان کے اس حسنِ خلق سے پیدل سفر کی کوفت بھی رفع ہو گئی۔ اور جملہ افراد قافلہ میں بشاشت قائم رہی۔ ویسے بھی ویگن میں دوران سفر خاکسار کو نظم خوانی کی فرمائش ہوتی رہی اور بہت خوشگوار ماحول میں سفر گذرا کہ بھلائے بھولتا نہیں۔ صبح تک گاڑی بھی ٹھیک ہو گئی اور ہم بفضل خدا ربوہ بخیریت پہنچ گئے۔

آپ کو امامت کا اتنا احترام تھا کہ امام جماعت کے سامنے بڑے مودب اور خاموش ہی رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام جماعت الثالث نے عشاء کے وقت خاکسار کو یاد فرمایا کہ ایک پروجیکٹر اصلاح طلب ہے اس کو آ کر ٹھیک کر جائیں۔ خاکسار ان دنوں ساکن اور متحرک پروجیکٹروں کے ذریعہ تربیتی پروگرام عمل میں لایا کرتا تھا۔ قصر امامت میں جب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت صاحبزادہ صاحب بھی موجود تھے۔ حسب عادت باادب اور خاموش بیٹھے تھے۔ دوسرے دن آپ سے میں نے پوچھا کہ آپ نے پروجیکٹر کا نقص کیوں نہیں دور کیا۔ فرمانے لگے میں حضرت صاحب کے سامنے از خود نہیں بولتا۔ اگر مجھے حکم ہوتا تو تعمیل ہوتی۔

آپ کو انجمنوں کے مشترکہ اجلاس میں بحیثیت صدر دیکھا۔ ہر معاملہ کو سنجیدگی سے بغور دیکھنا۔ امام) جماعت کے منشا کو سمجھنا اور عین اس کے مطابق کارروائی کو ڈھالنا آپ کا خصوصی وصف تھا۔ ہر ایک کی رائے کو تحمل سے سننا اور معاملہ زیرِ غور کو احسن طریق سے نمٹانا آپ کے حسن انتظام پر دال تھا۔ ذاتی طور پر بندہ ایسی مجلس میں یوں محسوس کرتا تھا۔ گویا میں ایک شفیق بزرگ کے زیر سایہ بیٹھا ہوا ہوں۔

مجلس مشاورت میں بھی آپ کی بابرکت صدارت میں یونہی محسوس ہوتا تھا گویا ایک شفیق بزرگ کے زیر سایہ بیٹھے ہیں۔ امام جماعت کے منشا کو سمجھنا اور اس کے مطابق کارروائی کو نمٹانا اور آخر میں درد بھری دعاؤں سے حاضرین کو رخصت کرنا نہ صرف امامت سے بلکہ جماعت سے بھی دلی لگاؤ اور محبت کا مظہر تھا۔

دعوتوں میں شمولیت کے بارہ میں ایک واقعہ سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ دوستوں کی دلجوئی کے لئے شامل ہوا کرتے تھے۔ ایک دعوت میں انتظار کے عالم میں بندہ ان کے پاس کھڑا تھا۔ کھانا تقسیم ہونے میں خاصی تاخیر ہو گئی۔ مجھ سے اظہار کیے بغیر نہ رہا گیا۔ فرمانے لگے میں اکثر گھر سے کھانا کھا کر آتا ہوں۔

خاکسار کچھ عرصہ قاضی کے فرائض بھی ادا کرتا رہا ہے۔ ایک مقدمہ میں حضرت صاحبزادہ صاحب بطور گواہ کے تشریف لائے۔ کسی امتیازی سلوک کے مطالبہ کے بغیر عام شہری کی حیثیت سے آپ نے گواہی دی البتہ ایک امر کی طرف خیر خواہی کے جذبہ سے توجہ دلائی۔ فرمایا جس دفتر میں آپ نے گواہوں کو بلایا ہے اس کا گیٹ کھلا رکھوانا چاہئے تھا۔ گواہ کو ہر ممکن سہولت پہنچانا ضروری ہوتا ہے۔ قضاء کے اس پہلو کی طرف آپ نے نہایت احسن طریق سے توجہ دلائی۔

حقیقت یہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی بے شمار میٹھی یادیں دل میں جاگزیں ہیں۔ مگر ان کو احاطہ تحریر میں لانا امر محال ہے۔ الفاظ ساتھ نہیں دیتے۔ بس دعا ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے اوصاف حمیدہ اپنانے کی توفیق بخشے۔ آمین

ایک اچھی بات

یاد رکھیں ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے یہ وقت دین کی خدمت کا ہے۔ آیئے ہم سب مل کر دین کی خدمت کریں اور وقت کو غنیمت جانیں۔

آمنہ مبشر

بیری — بلند شان درخت

دنیا میں ان گنت درخت ہیں لمبائی اونچائی میں بہت بڑے لمبے اور چھوٹے سے چھوٹے بھی جن میں پھلدار بھی ہیں اور سایہ دار بھی جن میں سے کئی پھلوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کلام پاک میں بھی کیا ہے یعنی کھجور۔ انگور۔ انار' زیتون اور خوشوں والے پھل مثلاً کیلا انگور وغیرہ اور یہ سب پھل اس دنیا میں بھی ہیں۔ اور جنت میں بھی بلا روک ٹوک جنتیوں کو ملیں گے اور دنیا کے پھلوں سے کہیں بہتر ہونگے۔ مگر بیری کی عظمت و برکت کا مقابلہ کوئی درخت نہیں کر سکتا۔ میں اس بیری کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ یہ ایک عام درخت ہے۔ جسے بظاہر کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ تقسیم ہند کے بعد جب ربوہ کی بنیاد حضرت امام ثانی کے کامیاب دور میں رکھی گئی تو ربوہ میں پہلے خیمے لگے پھر کچے پکے چھوٹے بڑے مکان بننے شروع ہوئے۔ پھر اس بے آب وگیاہ میدان یا خطہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے بے انتہا کرم اور بے پایاں فضل اور رحمت سے دن دگنی رات چوگنی ترقی اور وسعت عطا کی شکر ہے اللہ کا آج ربوہ عالیشان مکانوں۔ سڑکوں۔ بازاروں کی رونق گھروں میں اور سڑکوں پر درختوں کی قطاریں گھروں کے اندر خوبصورت پھولوں باغیچوں کی سجاوٹ اور بہار پاکستان کے بڑے شہروں سے کم نہیں اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کا مظہر ہیں پھر شکر خدا ہے۔ میں خیالات کی رو میں ربوہ کی تزئین و ترقی کو لے بیٹھی کیونکہ میں بیری کے متعلق لکھنے لگی تھی کہ ابتداء میں جب ربوہ کے مکان بنے تو بیشتر گھروں میں گول بیروں والی بیریاں تھیں جیسے بھی تھی یہ بیر کھٹے تھے یا میٹھے تھے جیسے ہی تھے یہ نہیں علم کہ اگتے کیسے تھے۔ بعد میں بعض لوگ پیوند لگوا کر اسے سیئو بیری میں تبدیل کروا لیتے۔ ہمارے گھر میں اب تک دو بیریاں ہیں ایک گول بیروں والی اور دوسری سیئو یعنی پیوند شدہ جو مبشر صاحب (حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر میرے وفات یافتہ خاوند) نے خود پیوند کی تھی کسی اچھی پیوند شدہ بیری کی شاخ لیکر پیوند لگایا تھا اور بھی کئی گھروں میں ان کے کہنے پر ان کی بیریاں پیوند کی تھیں جو پچیس تیس سال سے چلی آ رہی ہیں اور بہت ہی لذیذ پھل ہے۔ اس کے علاوہ بیری کو اور بھی خصوصیت اور انفرادیت حاصل ہے۔ وہ یہ کہ میت کو غسل دینے کے لئے جو پانی گرم کیا جائے اس میں بیری کے پتے ڈال لئے جائیں۔ اور اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ بیری کی عظمت بیان کرنے کے بعد میری ایک گذارش ہے کہ ربوہ کی سیم زدہ زمین میں عام پھلوں کے درخت ٹھیک نشو و نما نہیں پاتے بہت محنت اور کوشش کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اگر کسی گھر میں گنجائش ہو تو کسی موزوں جگہ پر اچھی اور میٹھی بیری کا درخت لگایا جائے جو آسانی سے لگ جاتا ہے۔ چھوٹے درخت کو اچھے پیوند کے ذریعہ سے سیئو بیری میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پھل اور سایہ حاصل ہو گا۔ ہاں بیری کے کانٹوں کو اس دنیا میں برداشت کرلیں۔ اور کٹے ہوئے کانٹوں والی بیری کے بیر حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جنتیوں کو جن بیریوں کا پھل ملے گا ان کے کانٹے کٹے ہوئے ہونگے بیری کے پھل کے متعلق حکماء اور جدید محققین کہتے ہیں کہ اس کی تاثیر یا فائدہ سیب کا ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ اسی پر بھروسہ نہ کر لینا۔ صرف اتنی ہی بات کافی نہیں۔ زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا جب تک عملی طور پر اس اقرار کی تصدیق نہ کر کے دکھلائی جاوے۔ یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی بھی اقرار کر لیا کرتے ہیں مگر صادق وہی ہے جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس اب سے اقرار سچا کر لو۔ اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کر لو۔ کہ جب تک قبر میں جاویں۔ ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے۔

غرض حق اللہ اور حق العباد میں کوئی کمی یا سستی نہیں کریں گے۔ اس طرح سے خدا تعالیٰ تم کو ہر طرح کے عذابوں سے بچاوے گا۔ اور تمہاری نصرت ہر میدان میں کرے گا۔ ظلم کو ترک کرو۔ خیانت' حق تلفی' اپنا شیوہ نہ بناؤ۔ اور سب سے بڑا گناہ جو غفلت ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد ارشد میمن

ایسا قانونِ قدرت جس نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا

جس طرح سب کو معلوم ہے کہ یہ دنیا اپنے اصول پر قائم ہے اس میں علم فلکیات ہو یا علم حوادث سماوی سب کی بنیاد سائنسی اصول پر ہے علم طبعیات کا ماہر ہو یا کوئی بڑا حساب دان سب کے سب اصولوں کی پابندی کرتے ہیں۔ اور اصول بھی ایسے جو کسی طور پر بھی تبدیل نہیں ہوتے۔

ہومیو پیتھک بھی ایک ایسا سائنٹیفک علم ہے جس پر اگر سختی سے عمل کیا جائے تو یہ معجزہ نما طب بن جاتی ہے۔ اس کے چند ایک بنیادی اصول ہیں جن کو پہلے اچھی طرح سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔

(1) ان اصولوں میں سے پہلے اصول ہے
(Similia Similibus Curanter)
یہ جرمن لفظ ہے اگر اس کو انگریزی میں کہا جائے تو ہو گا Like Cures Like اور اردو میں علاج بالمثل کہا جائے گا۔

(2) دوسرا اصول Drug Proving یعنی دوائی کے آزمائشی مراحل۔

(3) اور تیسرا اصول Minimum Dose یعنی کم مقدار میں دوائی کا استعمال ہے۔

سب سے پہلے ہم مماثلت یعنی علاج بالمثل کی بات کریں گے Similimium یہ ہومیو پیتھی کا سب سے پہلا اور اہم ترین اصول ہے اس میں اس طرح ہوتا ہے کہ اگر کسی کو زکام کا عارضہ لاحق ہے تو اس کو ہومیو پیتھی میں جو دوائی دی جائے گی وہ خود زکام پیدا کرنے والی ہوگی کیوں جناب ہے نا عجیب بات کجا یہ کہ آپ زکام دور کرنے والی دوا دیں آپ اسے زکام پیدا کرنے والی دوائی دے رہے ہیں یا پھر اگر ایک مریض کو شدید قبض ہے تو اصولی طور پر اسے جلاب آور دوا دینی چاہئے مگر ہومیو پیتھی میں اسے قبض پیدا کرنے والی دوائی دی جائے گی۔

مگر گھبرائیں نہیں آگے چل کر آپ پر واضح ہو جائے گا کہ ہومیو پیتھی کا یہ اصول ہی اصل میں مکمل شفا کا ضامن ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

(1) شہد کی مکھی کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ اس کے کاٹنے سے کیا حالت پیدا ہوتی ہے۔ متاثرہ جگہ سب سے پہلے سرخ ہو کر اس میں شدید جلن ہوتی ہے سوئیاں چبھتی ہیں شدید جلن دار دردیں ہوتی ہیں۔ اور سوجن بڑھتے بڑھتے کافی حصہ میں پھیل جاتی ہے اور سوجن والی جگہ پر اگر انگلی سے دبایا جائے تو اس جگہ گڑھا پڑ جائے گا۔ یہ اس قسم کی سوجن کی خاص علامت ہے۔ مزید یہ کہ اگر اس پر گرم ٹکور کی جائے تو جلن اور درد میں بجائے فائدہ ہونے کے زیادتی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سختی اور سکڑن بھی اور اگر تکلیف مزید بڑھ جائے تو تنگی تنفس بھی پایا جاتا ہے۔

یہ ہے وہ مکمل تصویر جو کہ شہد کی مکھی کے زہر سے ہمیں عام طور پر ملتی ہے اب اگر ایسی ہی حالت سے ملتی جلتی حالت کا مریض آپ کے پاس آئے جس کو شہد کی مکھی نے نہیں کاٹا بلکہ قدرتی مرض ہے جو کہ شہد کی مکھی کے کاٹنے سے پیدا ہونے والی حالت سے بالکل ملتا جلتا ہے ایسے مریض کی دوا شہد کی مکھی کا زہر یعنی Apis ہوگی۔ اب اس سے اپ کو غرض نہیں ہونی چاہئے کہ مرض کا نام کیا ہے چاہے وہ گھٹنوں کی سوجن ہو یا گردوں کی کوئی مہلک تکلیف یا پیٹ کی جھلی کا ورم یا پھر دماغ کی جھلی کا ورم ان سب کی دوا بلا شبہ Apis ہوگی۔ اور مماثلت جتنی زیادہ ہوگی اتنا مریض خدا کے فضل سے جلد صحت یاب ہوگا۔

(2) ایک اور مثال:۔ دنیا میں مکڑی کی بہت سی اقسام پائی جاتی ہیں ان میں سے ایک مکڑی ہے جو کیوبا میں پائی جاتی ہے جس کو کالی مکڑی کہا جاتا ہے۔ وہاں کے رہنے والے اس سے بہت ڈرتے ہیں اس کے کاٹنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے درد ہوتی ہے مگر اس کے کاٹنے کے بعد چوبیس گھنٹے تک کوئی خاص علامت پیدا نہیں ہوتی۔ مگر اس کے بعد کاٹنے والی جگہ پر ایک پر سوزش ابھار نکل آتا ہے جس کے گرد ایک نیلا سا دائرہ بن جاتا ہے اور ابھار بڑھتا جاتا ہے اور پھیلتا جاتا ہے جس میں شدید درد ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے بخار بھی ہو جاتا ہے جو کہ سردی کے ساتھ ہوتا ہے اور جس جگہ مکڑی نے کاٹا ہوتا ہے وہاں پھوڑا بن جاتا ہے۔ اور وہ جگہ سڑنے لگتی ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ بن جاتے ہیں۔ جن میں سے سخت بدبودار پتلا مواد نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو اگر یہ مکڑی کاٹ لے تو اکثر بہت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ اوپر کی کیفیت جو اس مکڑی کے کاٹنے سے پیدا ہوتی ہے کیا آپ کے ذہن میں Carbuncel کاربنکل کی یاد تازہ نہیں کرتی۔ بالکل یہ کیفیت کاربنکل جیسی ہی ہے۔ اب اگر آپ کسی ایسے مریض کو دیکھیں جو کہ کاربنکل کے مرض میں مبتلا ہو تو آپ کے ذہن میں بہت جلد اس مکڑی کے زہر کی تصویر آنی چاہئے اور اس مکڑی کے زہر سے دوائی بنتی ہے جس کا نام Terentulla Cubanisis اور اس کے مناسب وقت تک دینے سے یہ کیفیت درست ہو جائے گی۔ یہ کسی کے منہ کی لاف نہیں بلکہ اسے ہزاروں ڈاکٹروں نے آزمایا اور کامیاب ہوئے۔

مثال نمبر3۔ یہ بھی ایک مکڑی کی مثال ہے مگر اس کے کاٹنے سے بڑی عجیب کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ مکڑی سپین میں پائی جاتی ہے اگر یہ مکڑی کسی کو کاٹ لے تو وہ مریض ڈانس کرنے لگتا ہے سانس میں گھٹن اور تنگی محسوس کرتا ہے جسم کی جلد کا رنگ کالا پڑ جاتا ہے۔ اور وہ مریض بڑی عجیب عجیب حرکتیں کرنے لگتا ہے مریض موسیقی کا بڑا رسیا ہوتا ہے موسیقی سے اس میں پہلے ہاتھوں اور پاؤں میں حرکت شروع ہوتی ہے بعد میں پورے جسم میں شدید قسم کا تحرک آجاتا ہے۔ اور مریض ناچنے لگتا ہے پھر کہیں جا کر اس کے ہاتھوں اور پاؤں کا نیلا پن دور ہوتا ہے۔ اور آہستہ آہستہ مریض سکون میں آجاتا ہے ایسا مریض کبھی ہنستا ہے کبھی روتا ہے اپنے کپڑے پھاڑنے لگتا ہے سانس میں گھٹن محسوس کرتا ہے ہاتھوں اور پیروں میں رعشہ گویا کہ ہسٹریکل حالت مریض کی ہو جاتی ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ مریض یہ سب عجیب و غریب حرکتیں تب کرتا ہے جب لوگ اسے دیکھ رہے ہوں مگر جب وہ تنہا ہو تو اس پر ایسی حالت طرح نہیں ہوتی۔ مگر یاد رہے کہ موسیقی سے پہلے زیادتی اور پھر آہستہ آہستہ سکون آجاتا ہے۔ ہر سال مقررہ وقت پر یہ کیفیت دوبارہ واپس آجاتی ہے۔ اس کے کاٹے کا مریض عجیب و غریب چہرے بناتا ہے جھوٹے دعوے کرتا ہے ہر وغیرہ وغیرہ۔ اگر ایسا مریض آپ کو مل جائے یا پھر ہسٹریا کا مریض تو بلا شبہ دوائی ہوگی جو اس مکڑی کے زہر سے بنی ہوئی ہے جس کا نام Terentulla Hispannia کا خیال ضرور آنا چاہئے اور وہی اس کی دوا ہے۔

چوتھی مثال کے طور پر میں Atrope Belladona کو پیش کرتا ہوں۔

یہ ایک ایسا زہریلا پھل ہے جو کہ اکثر بچوں میں شدید قسم کی علامات پیدا کرتا ہے۔ اس کے کھانے سے آنکھوں کی پتلیاں پھیل جاتی ہیں۔ جسم کی جلد خشک ہو جاتی ہے اور سرخ ہو جاتی ہے اس کے ساتھ چہرے پر شدید سرخی پائی جاتی ہے۔ اکثر و بیشتر اس کے زہر کے متاثرہ کیسز میں لال بخار کے ہونے کا شبہ ہوتا ہے گلے میں سوزش اور سرخی پائی جاتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ جیسے گلے میں انگارے رکھے ہوئے ہوں۔ اب اگر حقیقت میں لال بخار ہو جائے جس میں جلد سرخ اور خشک ہو جائے اور گلے میں شدید سوزش ہو جائے تو اس حالت کو بیلاڈونا ایک یا دو دن میں درست کرنے کے لئے کافی ہوگی۔ خواہ وہ لال بخار ہو خسرہ ہو یا کوئی اور مرض اس سے کوئی غرض نہیں۔ اس کی اگر عمومی حالت بیلاڈونا سے ملتی ہے تو بیلاڈونا اللہ نے چاہا تو ایسے مریض کو ٹھیک کردے گی۔ بعض ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ لال بخار میں بیلاڈونا کے علاوہ کوئی اور دوا نہیں دینی چاہئے۔

امید ہے کہ قارئین مندرجہ بالا مثالوں سے علاج بالمثل کو اچھی طرح سمجھ گئے ہونگے۔ ہومیو پیتھی علاج ایسی لائنوں پر چلنے والا علاج ہے جو کہ کبھی مٹنے یا تبدیل ہونے والا نہیں۔ مثلاً اگر پلساٹیلا آج سے دو سو سال پہلے جس حالت یا علامت کو درست کرتی تھی وہ آج بھی انہیں علامات کو درست کرتی ہے۔ اور آئندہ بھی دو سو سال بعد ایسی ہی حالت کو درست کرنے والی ہوگی۔ کیا یہ سائنس نہیں ہے دنیا کی کوئی بھی طب ہومیو پیتھی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ دوسرے طریقہ علاج میں آج اگر کسی دوائی کی بڑی شہرت کی جارہی ہے تو کل اتنی ہی شدت سے مخالفت کی جارہی ہوتی ہے۔

اس کا دوسرا اصول ہے دوائی کی آزمائش کے متعلق:۔

یہ امر یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ہومیو پیتھی کی دوا کبھی جانوروں اور کیڑوں مکوڑوں پر نہیں آزمائی جاتی بلکہ اس کی دواؤں کی آزمائش صحت مند انسانوں پر ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے دو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک انسانوں پر دوائی آزمانے سے ان احساسات کا علم ہوتا ہے جو کہ جانور نہیں بتا سکتے مثال کے طور پر نفرت، غصہ، محبت، خوف، ڈر وغیرہ۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ قلیل وقت میں نتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور صحیح صحیح ہوتے ہیں۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ جس کسی بھی مادہ کو استعمال کرنا ہو اس کو مردوں اور عورتوں پر الگ الگ آزمایا جاتا ہے لیکن ان کو بتائے بغیر، کبھی وہ دوائی (مادہ) استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی ان کو خالی Sugar of milk کی پڑیاں استعمال کرائی جاتی ہیں۔ اب جو جو تبدیلیاں ان میں رونما ہوتی ہیں ان کو باقاعدگی سے نوٹ کر لیا جاتا ہے اور ہر دوائی کے نام کے نیچے ان علامات کو رکھا جاتا ہے۔ ایسی زہریں جو کہ سخت نقصان دہ ہوتی ہیں ان کو میڈیکل ریکارڈ سے چھان بین کر کے نکالا جاتا ہے۔ اگر کوئی ایک علامت تجربہ کے دوران ایک سے زیادہ آزمائش کنندگان میں ظاہر ہو ایسی علامت کو مرکزی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اور اس کو سرفہرست رکھا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے بانی ہومیو پیتھی Hahnemann کے وقت میں تقریباً 100 دواؤں پر بھی آزمائش کی گئی اور Hahnemann کے بعد ان دواؤں کو دوبارہ آزمایا گیا اور مزید دواؤں پر بھی آزمائش کی گئی۔ اور اب ہمارے پاس تقریباً 200 سے زائد ہومیو پیتھی دوائیں موجود ہیں۔

اب ہم آتے ہیں ہومیو پیتھی کے تیسرے اہم اصول کی طرف جو کہ دراصل بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اور اسے اچھی طرح سمجھ لینا بہت ضروری ہے یہ ہے Minimum Dose یعنی کم سے کم مقدار میں دوائی کی ماہیت کو استعمال کرنا۔ Hahnemann نے جب مماثلت کے اصول کے مطابق کسی ایک مریض کو دوائی استعمال کروائی مثال کے طور پر لال بخار میں جب علامات بیلاڈونا سے ملتی جلتی تھیں اور بیلاڈونا دی گئی تو نتیجہ بجائے فائدہ کے الٹا نکلا مریض کے مرض میں شدت آگئی تب Hahnemann نے ایک اور ترکیب سے دوائی استعمال کروائی اور اسی دوائی کو کم مقدار میں استعمال کروایا اور نتیجہ بڑا حیرت انگیز نکلا۔ اور اس طریقہ کو اپنایا گیا جس کو Potintization کہا گیا۔ اور اس کے نتیجہ میں جو طاقت دوائی کو ملی اس کو Potancy کہا جائے گا۔ یہ طریق باقاعدہ methamatically انداز میں کیا جاتا ہے۔

اس کے دو طریق مروج ہیں ایک طریق کو centesimal یعنی 1/100 والا حساب کہا جاتا ہے دوسرے طریق کو decimal یعنی 1/10 والا حساب کہا جاتا ہے۔ 1/100 والا طریقہ خود Hahnemann نے ایجاد کیا تھا اس میں وہ مادہ جس کو دوائی کے طور پر potancy میں تبدیل کرنا ہو اس کا ایک حصہ لیا جاتا ہے اس میں 99 حصے الکوحل یا Sugar of milk ملائے جاتے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منصور احمد بشیر- مربی سلسلہ

ملّی ترقی کا ضامن خُلق - امانت

جملہ اخلاق میں سے امانت بنیادی نوعیت کا خلق ہے- یہی وجہ ہے کہ اس کا تعلق ہر ایک اچھے خلق سے ہے- امانت کے بغیر کوئی عمدہ اور بڑا خلق پیدا نہیں کیا جاسکتا۔

اس کی مثال کہ کس طرح امانت دوسرے اخلاق کو پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے ہم ایک خلق محنت کو لیتے ہیں- خدا تعالیٰ نے ہمیں تمام صلاحیتیں اور قابلیتیں بطور امانت کے دی ہیں- جب تک ہم ان جسمانی- ذہنی اور اخلاقی صلاحیتوں کو پوری طرح ترقی نہیں دیتے اور پوری طرح ان سے استفادہ نہیں کرتے اور ان کے ذریعہ دوسروں کو فائدہ نہیں پہنچاتے اس وقت تک ہم ان صلاحیتوں، کو واپس خدا کو ادا کرنے والے قرار نہیں دیئے جاسکتے اور نہ صحیح معنوں میں امین کہلا سکتے ہیں- ان خداداد صلاحیتوں کو اور طاقتوں کو اس طرح بڑھانے- ان کی پرورش کرنے اور ان کو استعمال کرنے کا دوسرا نام محنت ہے- جب تک کوئی شخص بچپن سے ہی محنت کی عادت نہیں ڈالتا وہ اپنی فطری استعدادوں کی کماحقہ' پرورش نہیں کرسکتا وہ ان سے نہ تو خود فائدہ حاصل کرسکتا ہے اور نہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے- یہاں محنت کو بطور ایک مثال کے بیان کیا گیا ہے- اس طرح کسی بھی دوسرے اہم خلق کو لے لیں اگر بغور جائزہ لیا جائے تو بآسانی یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ امانت ان سب اخلاق کو پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے- آیئے ایک اور خلق شجاعت کو لیں-

شجاع یا بہادر اس شخص کو کہتے ہیں جو ہر نیک کام کے لئے خدا کی خاطر آگے بڑھے اور اس نیک کام کے کرنے میں کسی خوف و خطر کو خاطر میں نہ لائے- حتیٰ کہ اپنی جان بھی اس کام کے لئے خرچ کرنے کی خاطر تیار ہو جائے- لیکن ایسا وہی شخص کرسکتا ہے جو اپنی جان اور اپنے جسم اور اپنی ہر ایک چیز کو خدا کی امانت سمجھے اس امانت کی ادائیگی کی یہی صورت خیال کرے کہ ان صلاحیتوں کو استعمال کرکے وہ سب نیک کام خدا کے لئے کرے- اور اس مقصد کی خاطر کسی سے نہ ڈرے- نہ کسی خوف کی پرواہ کرے اور یہی حقیقی شجاعت ہے- تو آپ نے دیکھا کہ امانت کے تخیل کے بغیر انسان حقیقی معنوں میں شجاع یعنی بہادر نہیں بن سکتا۔

امانت کو کلام الٰہی میں ایک نہایت اعلیٰ روحانی مقام، وموجب کے طور پر بیان کیا گیا ہے- اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں کی روحانی ترقی کے چھ مدارج اس طرح بیان کئے ہیں:-

"میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے (پڑھتا ہوں) کامل ایمان لانے والے اپنی مراد کو پہنچ گئے-

○ وہ (ایمان لانے والے) جو اپنی عبادتوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں-

○ اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں-

○ اور جو (مالی قربانی) باقاعدہ دیتے ہیں-

○ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں- سوائے اپنی بیویوں کے یا جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ ہوئے ہیں- پس ایسے لوگوں کو کسی قسم کی ملامت نہیں کی جائے گی اور جو اس کے سوا کسی اور بات کی خواہش کریں گے تو وہ لوگ زیادتی کرنے والے ہوں گے-

○ اور وہ لوگ (یعنی کامل ایمان لانے والے) جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں-

○ اور جو لوگ اپنی (عبادتوں) کی حفاظت کرتے ہیں-

یہی لوگ اصل وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے-"

روحانی سفر کی ان چھ منازل یا روحانی پیدائش کے ان چھ درجات میں سے درجہ بدرجہ گذرتے ہوئے ایک (ایمان لانے والے) کو جن دو سب سے مشکل مراحل میں سے گذرنا پڑتا ہے وہ امانت کی حفاظت اور عبادت کی حفاظت ہے- (عبادت) چونکہ حقوق اللہ میں سے ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں حقوق العباد میں سے سب سے مشکل مرحلہ امانتوں اور عہدوں کی حفاظت ہے- عہد میں بھی دراصل ایک امانت ہی ہوگا ہے- جسے پورا کرکے ہم اسے اس شخص کی طرف لوٹاتے ہیں کہ جس سے ہم عہد کرتے ہیں- روحانی پیدائش کے اس پانچویں مشکل مرحلہ کے متعلق حضرت بانی جماعت احمدیہ اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں فرماتے ہیں:-

"خلاصہ مطلب یہ کہ وہ (ایمان لانے والے) جو وجود روحانی میں پنجم درجہ پر ہیں وہ اپنے معاملات میں خواہ خدا کے ساتھ ہیں خواہ مخلوق کے ساتھ- بے قید اور خلیع الرسن نہیں ہوتے- بلکہ اس خوف سے کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک کسی اعتراض کے نیچے نہ آجاویں اپنی امانتوں میں دور دور کا خیال رکھ لیتے ہیں- اور ہمیشہ اپنی امانتوں اور عہدوں کی پڑتال کرتے رہتے ہیں اور تقویٰ کی دوربین سے اس کی اندرونی کیفیت کو دیکھتے رہتے ہیں- تا ایسا نہ ہو کہ درپردہ ان کی امانتوں اور عہدوں میں کچھ فتور ہو اور جو امانتیں خدا تعالیٰ کی ان کے پاس ہیں جیسے تمام قویٰ اور تمام اعضاء اور جان اور مال اور عزت وغیرہ ان کو حتی الوسع اپنی پابندی تقویٰ بہت احتیاط سے اپنے اپنے محل پر استعمال کرتے رہتے ہیں اور جو عہد ایمان لانے کے وقت خدا تعالیٰ سے کیا ہے کمال صدق سے حتی المقدور اس کے پورا کرنے کے لئے کوشش میں لگتے رہتے ہیں اور ایسا ہی جو امانتیں مخلوق کی ان کے پاس ہوں یا ایسی چیزیں جو امانتوں کے حکم میں ہوں ان سب میں تا بمقدور تقویٰ کی پابندی سے کاربند ہوتے ہیں" (روحانی خزائن جلد21 صفحہ 208)

باقی صفحہ 7 پر

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی

مکرم برکات الٰہی جنجوعہ صاحب

ابھی پچھلے ہفتہ کی بات ہے کہ لاہور سے میٹرک کے زمانے کے ایک کلاس فیلو میاں سعید درد کا خط آیا تو اس کے جواب میں میں نے انہیں لکھا کہ آپ سے تو اس کے بعد کبھی نہ کبھی ملاقات ہوتی رہی مگر دو تین برس پہلے کینیڈا میں برکات الٰہی سے چالیس برس بعد ملاقات ہوئی- وہ کینیڈا میں ہے سائنس کے کسی میدان میں پی ایچ ڈی ہے اور بڑا سائنس دان ہے- مگر دوسرے ہی دن احمدیہ گزٹ کینیڈا کا اکتوبر کا شمارہ ملا تو اس میں درج تھا کہ برکات الٰہی جنجوعہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مانٹریال میں انتقال کرگئے- ستمبر1997ء میں اس دوست کا انتقال ہوا تھا ہمیں علم تک نہ ہوا- ربوہ سے الفضل کے پرچے آتے رہے ان میں ہی کہیں کسی کے قلم سے کوئی ذکر ہوتا! نہ ہوا- طبیعت میں عجیب سی افسردگی ہے- خدا معلوم برکات الٰہی کو کس کی نظر کھا گئی؟ ملا تھا تو ہٹا کٹا خوش و خرم تھا- ہم لوگ چالیس برسوں کے بعد ملے تھے اور یہ زمانہ کوئی تھوڑا زمانہ نہیں ہوتا- وہی محبت وہی بے تکلفی جو سکول کے ہمراہیوں میں ہوتی ہے- اب وہ ساری باتیں خواب خیال ہوگئیں- زندگی رہی تو کینیڈا تو جانا ہوتا ہی رہے گا کہ بچے وہاں ہیں' بھائی وہاں ہے ہزار ہا شاگرد وہاں ہیں مگر اب برکات الٰہی سے ملنا نہیں ہوگا- اللہ اسے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے- آمین- احمدیہ گزٹ کا شمارہ دیکھتے ہی سعید درد کو دوبارہ خط لکھنے کو جی چاہا کہ اسے لکھوں سعید میں نے ٹھیک نہیں لکھا تھا برکات الٰہی تو ستمبر میں اللہ کو پیارا ہو گیا تھا!!

ایک بار سید عبدالحئی صاحب کو خلاف معمول اداس اور خاموش دیکھا- پوچھا شاہ جی! خیر ہے؟ کہنے لگے "کیا بتاؤں- ہماری کھیتی کو ہاتھ لگ گیا ہے- اب ہماری باری بھی آنے والی ہے-" کھیتی کو ہاتھ لگنا محاورہ ہے- کسان فصل پکنے پر کھیتی کو کاٹنا شروع کرتا ہے تو ایک طرف سے شروع کرتا ہے- محاورہ میں اس ابتدا کو ہاتھ لگنا کہتے ہیں- شاہ جی بڑے اداس تھے کہ اب ہماری عمر کے لوگ موت کا لقمہ بننے لگے ہیں- ویسے تو کسی کو کیا پتہ کب بلاوا آجائے مگر ہم عمر ساتھ کے کھیلنے پڑھنے والے رخصت ہونے لگیں تو ذہن میں گھنٹی سی بجنے لگتی ہے- پہلے ڈاکٹر غفور زاہد کی باری آگئی- اس کے بعد پچھلے برس نصیر الدین شیخ گیا اب برکات الٰہی گیا- اللہ سب کے ساتھ ہو اور ان کو جوار رحمت میں جگہ دے- ہم نے انہیں مخلص دوست' پکا اور سچا احمدی' ہمدردی خلائق میں پیش پیش دیکھا اے اللہ تو بھی انہیں اپنی رحمت میں پیش پیش ہی رکھیو-

برکات الٰہی ہمارے استاد ماسٹر نور الٰہی صاحب کا بیٹا تھا- ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام سکول چنیوٹ میں ڈرائنگ ماسٹر تھے ساتھ ہی بورڈنگ کے سپرنٹنڈنٹ بھی تھے- بڑے بزرگ اور دعا گو آدمی تھے- مسکین طبع اور منکسر المزاج- برکات الٰہی نے باپ سے منکسر المزاجی کا ورثہ پایا تھا مگر باپ کی طرح دبنگ بھی تھا- ماسٹر نور الٰہی صاحب کو دیکھا کہ بچوں سے حد سے زیادہ شفقت سے پیش آتے مگر کوئی بچہ ایسی حرکت کرتا جس سے سکول کے وقار پر حرف آنے کا خطرہ ہوتا تو ان سے زیادہ سخت گیر کوئی نہ دیکھا- نحیف بدن کے آدمی تھے غصہ سے کانپنے لگتے تھے- چنیوٹ میں سکول کا بورڈنگ ایک متروکہ عمارت میں تھا- اس عمارت کو خطرہ بھی بہت رہتا تھا مگر اس بلڈنگ کے آس پاس ہنگامہ تو کیا ذرا سا خطرہ بھی نظر آتا تو ماسٹر صاحب جوانوں کی طرح اس کی حفاظت پر مستعد نظر آتے تھے کسی خطرہ کی پروا کئے بغیر- یہی بات برکات الٰہی نے ورثہ میں پائی- بے خوفی سے بات کہنا اس کا شیوہ تھا- ہمیں سکول میں اپنے استادوں تک کوئی بات پہنچانا ہوتی تو برکات الٰہی کو آگے کردیتے مگر باپ کے آگے برکات الٰہی کی ترکی بھی تمام ہو جاتی- ماسٹر نور الٰہی صاحب کا رعب داب اتنا تھا کہ کوئی ان سے اونچ نیچ کی بات کیسے کرسکتا تھا- استاذی المحترم میاں محمد ابراہیم صاحب اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کا بھی بہت رعب تھا مگر اس کی کیفیت اور تھی-

برکات الٰہی نے غالباً کیمسٹری میں ایم ایس سی کیا اور غائب ہو گیا- معلوم ہوا کینیڈا جا کر بس گیا ہے- آل اولاد کیا ہے کتنی ہے ہمیں کچھ پتہ نہیں صرف اتنا پتہ ہے کہ کبھی کبھار جماعت کی رپورٹوں سے اندازہ ہوتا رہا کہ جماعت کا کام کر رہا ہے اور اپنی جماعت کا صدر ہے- نہ اس نے کبھی خط لکھا نہ ہم نے کبھی خط و کتابت کا سرا پکڑا مگر دوستی اور محبت دلوں میں جاگزیں رہی- دور تھے تو کیا ہوا دل تو قریب تھے- جب کبھی پرانے دوست اکٹھے ہوتے ہم ایک دوسرے کو یاد کرتے تو برکات الٰہی کا ذکر ضرور آتا اور اس ذکر کی وجہ اس کا خلوص اور محبت تھی- چنیوٹ میں کبھی کبھار جناب احسان الٰہی جنجوعہ سے علیک سلیک ہوتی تو ہم انہیں ضرور بتاتے کہ برکات الٰہی سے ہمیں کتنی محبت ہے وہ بھی شفقت فرماتے کہ میرے چھوٹے بھائی کا ہم سبق ہے مگر کبھی اس سے بات آگے نہ بڑھی- یہ تو ہو نہیں سکتا کہ برکات الٰہی جلسہ سالانہ پر نہ آتا ہو- آتا ہوگا مگر ملنا نہ ہوا ملنا ہوا تو اسی وقت جب مقدر تھا کہ ہم چالیس برس کے بعد ایک بار ملیں اور پھر اس دنیا میں نہ مل سکیں!

سکول کے زمانہ کی باتیں یاد آتی ہیں- ہم کچھ عرصہ کے لئے بورڈنگ ہاؤس میں بھی رہے اس لئے ماسٹر نور الٰہی صاحب کے سایہ عاطفت میں رہنے کا موقعہ بھی ملا- پڑھائی کے اوقات میں پڑھائی کی نگرانی بڑی سختی سے فرماتے تھے- خود اپنا بیٹا اس کلاس میں تھا اس لئے اس کلاس پر بطور پر خاص مہربان تھے- ایک ایک سے پوچھتے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟ کوئی بات مشکل تو نہیں لگ رہی؟ جن بچوں کے بارہ میں یہ شبہ ہوتا کہ شاید کسی مضمون میں انہیں مدد کی ضرورت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کے مسئلے پر سمجھوتے کی نوید

یہ خبر نوید مسرت کا درجہ رکھ سکتی ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان اور عراق کے صدر صدام حسین کے درمیان عراق کے مسئلے پر اتفاق رائے سے سمجھوتہ طے پا گیا ہے۔

اقوام متحدہ کے ترجمان فریڈ ایکھارڈ نے گذشتہ روز کہا کہ ہم ایک مسودے پر متفق ہو گئے ہیں۔ اس سے قبل کوفی عنان نے عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز سے طویل مذاکرات کئے۔

مسٹر کوفی عنان نے کہا یہ معاہدہ انہی اصولوں کے مطابق ہے جو اس سے پہلے انہوں نے نیویارک میں طے کئے تھے۔ یاد رہے کہ نیویارک سے روانگی سے قبل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے سلامتی کونسل کے مستقل نمائندوں سے کئی روز صلاح مشورہ کیا تھا۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ تمام اہم معاملے طے پا گئے ہیں۔ اور بہت معمولی تفاصیل طے ہونی باقی ہیں۔ اس سے قبل مسٹر کوفی عنان نے صدارتی محل میں صدر صدام حسین سے ملاقات کی۔ ٹی وی پر صدر صدام کا مسکراتا چہرہ نمایاں تھا۔ وہ گہرے رنگ کے سوٹ میں ملبوس اور چاق و چوبند تھے۔

اقوام متحدہ کے ذرائع نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اب سلامتی کونسل کو ایک رپورٹ بھیجیں گے جو اس معاہدے پر مشتمل ہو گی جو عراق سے طے پایا ہے۔ سیکیورٹی کونسل کی منظوری کے بعد اس معاہدے پر عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔

واشنگٹن میں وائٹ ہاؤس کی جانب سے جاری کردہ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اس معاہدے کے متن کا انتظار کر رہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ معاہدے کی تفاصیل معلوم ہونے سے قبل کوئی تبصرہ نہیں کیا جائے گا۔

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین ایلبرائیٹ نے کہا کہ اگر امریکہ کو کوفی عنان اور صدام کے درمیان طے پانے والا معاہدہ پسند نہ آیا تو امریکہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے اپنی کارروائی کرے گا۔

○○○

امریکی طلباء کا امریکی حکومت کے خلاف رد عمل

امریکی عوام عراق کے خلاف طاقت کے استعمال کی دھمکیوں کے خلاف جو احتجاج کر رہے ہیں وہ گذشتہ روز ایک بار پھر کھل کر اس وقت سامنے آ گیا ہے جب امریکی طلباء نے اقوام متحدہ میں امریکی سفیر بل رچرڈسن کو سننے سے انکار کر دیا اور جنگ نہیں امن چاہئے کہ نعرے لگائے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل امریکی نوجوانوں نے امریکی وزیر دفاع اور وزیر خارجہ کے ایک ایسے ہی جلسے میں صدر کلنٹن کی عراق مخالفت پالیسیوں کے خلاف نعرے لگائے تھے۔

مسٹر بل رچرڈسن واشنگٹن میں یونیورسٹی کے طلباء کی ایک تقریب سے خطاب کر رہے تھے کہ احتجاج پر اترے ہوئے امریکی طلباء نے ان کی بات سننے سے انکار کر دیا۔ اور شور مچانا شروع کر دیا کہ ہمیں جنگ نہیں امن چاہئے۔ تاہم مسٹر رچرڈسن طلباء سے اتنا ہی کہہ سکے کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ اہم ہے۔ بی بی سی ٹیلی ویژن نے امریکی طلباء کو رچرڈسن کی تقریر کے دوران زور زور سے بولتے اور امن چاہئے کے نعرے لگاتے ہوئے سنایا۔ امریکی سفیر اپنی تقریر جاری نہ رکھ سکے اور چلے گئے۔

مغربی مبصرین کا کہنا ہے کہ اگرچہ امریکی صدر کو جو وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں ان کے تحت وہ جب چاہیں کسی ملک کے خلاف امریکی فوجوں کو حملہ کرنے کا حکم دے سکتے ہیں۔ لیکن امریکی عوام اور کانگرس کو قائل کرنے کے لئے ابھی بڑا کام کرنا پڑے گا۔

ادھر دنیا کے مختلف ممالک میں عراق کے بحران کو طاقت کی بجائے پرامن طریقوں سے حل کرنے کے حق میں مظاہروں کا سلسلہ جاری ہے۔

○○○

ترکی کا شام سے شکوہ

ترکی کے صدر سلیمان ڈیمرل نے شام پر الزام لگایا ہے کہ وہ ترکی کے دشمن دہشت گردوں کو پناہ دے رہا ہے۔ صدر سلیمان ڈیمرل نے یہ الزام پیرس کی ایک تقریب میں اس وقت لگایا جب شام کے سفیر بھی تقریب میں موجود تھے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق اس تقریب میں شام کے سفیر کے علاوہ فرانس کے اعلیٰ عہدیدار اور غیر ملکی سفارت کار بھی موجود تھے۔

○○○

روسی پارلیمنٹ نے بجٹ مسترد کر دیا

روس کے قانون سازوں نے اپنی معمول کی چوتھی خواندگی میں حکومت کا 1998ء کا بجٹ مسترد کر دیا۔ یہ کارروائی اس وقت ہوئی جب اکثریتی مخالف پارٹی نے روس کی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں ڈوما میں اخراجات کے منصوبے سے 4۔ ارب ڈالر سے زیادہ کی کٹوتی کی حکومت کی ترمیم کو غالب اکثریت سے مسترد کر دیا۔ یاد رہے کہ روس کے صدر بورس یلسن نے ایک روز قبل اپنے خطاب میں ان نئی کٹوتیوں کی حمایت کی تھی ان کا کہنا تھا کہ بجٹ کو حقیقت پسند بنانے کے لئے یہ کٹوتیاں ضروری ہیں۔ لیکن روسی پارلیمنٹ نے صدر بورس یلسن سے اتفاق نہیں کیا اور ملک کی بنیادی دستاویز یعنی 1998ء کے لئے حکومتی بجٹ کو مسترد کر دیا۔

○○○

○

دل دُکھے گا۔ تو زمانے کو دکھائی دے گا
درد جب آنکھ سے اُبلے گا دُہائی دے گا!

وقت ٹھہرے تو کسی شخص کی پہچان بھی ہو
کون پکڑے گا کسے کون رہائی دے گا؟

بت تمہیں یاد رہے اور خدا یاد نہیں!
مانگ کر دیکھو ذرا تم کو خدائی دے گا

وقت مجرم جسے ٹھہرائے گا مجرم ہے وہ شخص
اپنے حق میں تو ہر اک شخص صفائی دے گا!

ہمنے سرگوشیاں سن لیں ہیں ہوا میں عظمت
نوحۂ وقت کسی کو نہ سنائی دے گا!

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

بقیہ صفحہ 4

ہیں اور ان کو اچھی طرح ملایا جاتا ہے یہاں تک کہ دوائی کے اجزاء باقی حصوں میں مل جائیں یا جذب ہو جائیں جب یہ عمل مکمل ہو جائے تو اس پر (1) کا نشان لگایا جاتا ہے۔ مزید دوسری طاقت بنانے کے لئے پہلے طاقت میں سے ایک حصہ لیا جاتا ہے اور 99 حصے الکوحل یا پانی یا شوگر آف ملک ملائی جاتی ہے اور اچھی طرح ملایا جاتا ہے اور مل جانے کے بعد اس پر (2) کا نشان لگایا جاتا ہے اور تیسری طاقت کے لئے دوسری طاقت میں سے ایک حصہ اور 99 حصے الکوحل یا پانی کے ملا کران پر (3) کا نشان لگایا جاتا ہے۔ باقی طریق وہی ہے اور دوسرا فرق یہ ہے کہ اس کی طاقت والے حصے سے آگے x لگایا جاتا ہے۔ جیسے 1x، 2x یا 3x وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح بنی ہوئی دوائیوں کے استعمال کرنے سے عظیم الشان فوائد سامنے آئے اور یہ بھی وہ راز ہے جو کہ ہومیو پیتھی میں کامیابی کا ضامن ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ مرض اور دوائی کی مرکزی علامت کا آپس میں ملنا بہت ضروری ہے ورنہ دوائی بے معنی اور بے فائدہ ہو گی۔ اس کو کہتے ہیں Like cures like جب اس طریقہ سے بنائی ہوئی دوائی 3،4،5،6،12 اور 30 اور اس سے اوپر جاتی ہے تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ اس طرح دوائی میں پیچھے کیا رہ جاتا ہے۔ جسے ہم دوائی کے طور پر استعمال کروا رہے ہیں۔ یہ صرف فلسفہ ہے جو کہ ہم مریضوں کو استعمال کروا رہے ہیں۔ پرانے زمانے میں اس اعتراض کا وہ لوگ سائنسی پروف تو نہیں دے سکتے تھے وہ صرف اپنے تجربہ کو پیش کر کے اس اعتراض کو رد کر سکتے تھے۔ مگر موجودہ دور میں ایسے سائنٹیفک طریقے ایجاد ہو چکے ہیں جن سے ہم بخوبی ثابت کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر Spectro Scope (رنگوں کی پیمائش اور مشاہدے کا آلہ) کے ذریعہ سے 1862ء میں تجربہ کیا گیا جس میں یہ ثابت ہوا کہ دوائی کی 9 ویں طاقت میں بھی اصل مادہ کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ مگر 1914ء میں فرانس کے ایک محقق نے ایک تجربہ کیا جس میں یہ ثابت ہوا کہ copper کے ذرات 100 ویں یعنی 1/100 کے حساب (centesimal) سے بنائی ہوئی دوائی کے محلول میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ اب تو ایلوپیتھک حضرات بھی پوٹینسی کی طاقت مان گئے ہیں کیونکہ ہارمونس اور وٹامن کے قلیل مقدار میں بھی ہونے کے بوجود زبردست رد عمل دکھاتے ہیں۔ مثال کے طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک حصہ کا15 ہزار لاکھ گنا پانی میں حل کیا گیا اور اس کے بعد استعمال کروایا گیا تو بھی وہ رحم میں شدید تشنگی پیدا کرنے کا باعث ہوئی۔ اب آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ Minimum Dose کتنی پاور فل ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں ڈاکٹروں کے دن رات کے تجربات اس بات کے گواہ ہیں کہ ہومیوپیتھی دوائیں چھوٹی بڑی طاقتوں میں یکساں فائدہ کرتی ہیں کر رہی ہیں اور کریں گی۔ بات صرف اس عظیم فلسفہ کو سمجھنے کی ہے۔

بقیہ صفحہ5

قومی ترقی اور تنزل بھی امانت کے اثبات یا اس کے فقدان کا ہی نتیجہ ہوتا ہے۔ قومی اور ملی ترقی کے لئے سب سے پہلے منفی رجحانات۔ منفی اقدار اور منفی سرگرمیوں سے نجات حاصل کرنا ضروری ہے۔ آج کل ساری دنیا میں عموماً اور ہمارے ملکوں میں خصوصاً رشوت' اقرباء پروری' فرقہ پرستی اور دہشت گردی وغیرہ تخریبی سرگرمیاں عام ہیں اور ان سب کی ایک بڑی وجہ امانت کا فقدان ہے۔ ان سب گھناؤنی برائیوں کا اگر گہرا اور تفصیلی تجزیہ کیا جائے تو یہ بات بدیہی طور پر ظاہر ہو جاتی ہے کہ یہ سب معاشرتی برائیاں بلکہ معاشرتی ناسور اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ انسان صبر کے ساتھ محنت کرکے اپنے مطلوبہ مقاصد کو حاصل کرنے کی بجائے مختصر راستہ (Short Cut) کے ذریعہ وہی فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ نے جو قابلیتیں اور صلاحیتیں اور وسائل اس کی فطرت میں رکھے ہیں وہ محنت اور ریاضت کے ساتھ ان کی پرورش اور صبر کے ساتھ انہیں ترقی دینے اور ان کے ذریعہ یہ فوائد حاصل کرنے کی بجائے رشوت' چوری' ڈاکہ' سفارش اور دہشت گردی وغیرہ کے ذریعہ انہیں حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت میں جو قویٰ رکھے ہیں ان کی پرورش اور بڑھوتری سے وہ بہت زیادہ سہولتیں حاصل کرسکتا ہے اور اس کے ذریعہ اسے سچی طمانیت حاصل ہو سکتی ہے کیونکہ اس صورت میں اسے کسی کا حق مار کر اپنے ضمیر کے خلاف عمل نہیں کرنا پڑتا اور وہ ذہنی کشمکش جو بے شمار نفسیاتی اور ذہنی بیماریوں کو جنم دیتی ہے اس سے بھی بچ جاتا ہے پھر خدا کی طرف سے جیسا کہ کلام الٰہی ہمیں بتاتا ہے اسے بے حساب ملتا ہے۔ اپنے گرد و پیش میں بھی اگر ہم بنظر غور دیکھیں تو ہمیں ایسی بے شمار مثالیں ملیں گی کہ جن خاندانوں نے مار دھاڑ۔ کرپشن اور ناجائز ذرائع سے مال حاصل کرنے کا طریق اختیار کیا وہ ان خاندانوں کی نسبت جنہوں نے اپنے بچوں کو نیکی اور تعلیم کی طرف لگایا اور خود بھی جائز طریقوں سے مال حاصل کرنے کی کوشش کی۔ حقیقی عزت اور اطمینان کی زندگی کے علاوہ مالی وسائل بھی بہت کم حاصل کرسکے۔

جماعت احمدیہ کے اندر ہزاروں خاندانوں میں لاکھوں مثالیں موجود ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایمان لاکر روحانی اقدار کو دنیاوی اقدار پر فوقیت دی اور اپنی جان۔ مال۔ فطرتی صلاحیتوں اور ذہنی قابلیتوں غرض سب کچھ جو بھی ان کے پاس تھا اسے اللہ تعالیٰ کی امانتیں سمجھ کر صبر کے ساتھ اور محنت کے ساتھ تا عمر ان کی پرورش کی اور انہیں ترقی دی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولادوں کو بے مثال دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازا۔ ان میں سے بہتوں نے اپنے ملک میں اور بہتوں نے اپنے ملک سے نکل کر ساری دنیا میں ہر قسم کی ترقیات حاصل کیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے بھی بارہا ان کی مثال احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر دی ہے اور خدائے بزرگ و برتر نے انہیں جو عظیم کامیابیاں عطا فرمائیں ان کا بالاستیعاب ذکر بھی کیا ہے۔ ان ہزاروں لاکھوں احمدی خاندانوں اور ان کے افراد کے وجودوں میں تمام اہل وطن کے تتبع کے لئے ایک عظیم مثال موجود ہے۔ یہ تمام وہ لوگ ہیں جنہیں اپنے ملک اور بیرون ملک نہایت عزت کے ساتھ معاشرہ میں دیکھا اور پہچانا جاتا ہے۔ یہی لوگ آج احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذریعہ اپنی قابل صد تقلید اقدار کا پرچار نہایت خاموشی اور وقار سے ساری دنیا میں کر رہے ہیں۔ کاش ہمارے پیارے وطن کے باسی ان کی اس بے لوث مثال کا تتبع کرسکیں۔ تاکہ احمدیہ جماعت کی طرح پاکستان کی پہچان بھی روحانی اقدار یعنی تقویٰ۔ علم۔ امن پسندی۔ خدمت خلق امانت اور سب سے بڑھ کر خدا کی محبت ہو نہ کہ بدامنی۔ ہر قسم کی کرپشن اور ظلم۔

اے رب العزت! جو ملک بے شمار جانی و مالی قربانیاں دے کر تیرے نام پر حاصل کیا گیا اس میں بسنے والوں کے دلوں میں یہ نیک خواہش پیدا کر اور اس کے حصول میں اپنی جناب سے ان کی مدد فرما آمین۔

OOO

بقیہ صفحہ5

ہے تو متعلقہ استاد سے جاکر کہہ دیتے کہ فلاں بچے کو شاید کسی بات کی سمجھ نہیں آرہی۔ عجیب استاد تھے 'ماں باپ سے زیادہ مہربان اور نگران۔

ہماری کلاس کے اوپر کے آٹھ دس لڑکے نابغے لگتے تھے۔ اساتذہ کی محنت اور دعاؤں کے طفیل اس کلاس نے سکول کو نامور کردیا کیفیت کے لحاظ سے اس سے اچھا نتیجہ کسی سکول نے کبھی نہیں دکھایا۔ تعلیم الاسلام سکول نے بھی نہیں۔ مگر اساتذہ کی دعاؤں کی تاثیر اس بات سے بھی نمایاں ہے کہ جب وہی نابغے یونیورسٹی میں اتنی اچھی پوزیشنیں لینے کے بعد کالجوں میں گئے اور استادوں کی خصوصی توجہ سے محروم ہوئے تو پہلے دس لڑکوں میں آنے والے ایک طالب علم نے بی ایس سی میں محض سیکنڈ ڈویژن لی۔ برکات الٰہی نے تو اپنا اعزاز برقرار رکھا۔ کم از پی ایچ ڈی تو ہوا۔ غفور ڈاکٹر بنا۔ نصیر اور سعید سول سروس میں گئے۔ منور نے سائنس کے میدان میں کچھ کرکے نہ دکھایا۔ اس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ یہ کلاس لائق فائق تو ہوگی سو ہوگی اس کی ساری نمایاں پوزیشنیں قابلیت کی وجہ سے نہیں تھیں اس میں اساتذہ کی دن رات کی متضرعانہ دعائیں بھی برابر کی بلکہ زیادہ حصہ کی حصہ دار تھیں۔ تو جناب برکات الٰہی انہیں دعاؤں کا ایک نشان تھے۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد عبد الرشید صاحب سابق چیف انجینئر ابن مکرم ملک محمد احمد ثاقب صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کا بائی پاس اپریشن کینیڈا میں ہوا ہے۔ احباب سے ان کی صحت اور شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شیخ خادم حسین صاحب دار الرحمت شرقی الف کی طبیعت کچھ عرصہ سے ٹھیک نہیں ہے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد افضل احمد صاحب کو مورخہ 7- جنوری 98ء کو فرینکفرٹ جرمنی میں پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام سائرہ افضل عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد اسلم صابر صاحب نائب ناظر مال آمد کی پوتی ہے اور مکرم چوہدری حبیب احمد صاحب باجوہ فرینکفرٹ کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند و خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم مہر محمد محمود صاحب دار العلوم غربی ربوہ کو مورخہ 13- فروری 98ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جو مکرم مہر محمد شفیع صاحب کی پہلی پوتی ہے اور مکرم محمد اسلم صاحب صابر نائب ناظر مال آمد کی نواسی ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام حسبانہ محمود عطا فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ زچہ و بچہ کو صحت و سلامتی والی عمر عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ خدیجہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری دل محمد صاحب بتاریخ 12- فروری 1998ء بعمر 89 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا اور تدفین کے بعد مکرم مظفر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں غریق رحمت کرے۔

○ مکرم صوبیدار سردار خاں صاحب ساکن لیٹری صدر جماعت احمدیہ کھوٹہ ضلع راولپنڈی بعارضہ فالج علیل تھے بغرض علاج C.M.H راولپنڈی میں داخل تھے مورخہ 98-2-15 کو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ ان کی عمر 75 سال تھی ان کا جسد خاکی ربوہ لانے پر احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے جنازہ پڑھا اور بعد تدفین بہشتی مقبرہ میں دعا کروائی احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم صادق محمد صاحب بابت ترکہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ)

مکرم صادق محمد صاحب ابن مکرم مولوی صالح محمد صاحب ساکن 9/34 فضل منزل فیکٹری ایریا۔ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی صالح محمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 8/268 امانت تحریک جدید ربوہ میں مبلغ 62125/77 روپے موجود ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کردی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم مبارک احمد صاحب (بیٹا)
(2) مکرم شریف احمد صاحب (بیٹا)
(3) مکرم لطیف احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم سعید احمد صاجب (بیٹا)
(5) مکرم نسیم احمد صاحب سیفی (بیٹا)
(6) مکرم رفیق احمد صالح صاحب (بیٹا)
(7) محترمہ شاہدہ محمود صاحبہ (بیٹی)
(8) محترمہ طیبہ مسعود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

○ نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد نے B.Sc ٹیکسٹائل انجینئرنگ میں داخلہ کے لئے تمام پاکستان سے F.Sc پری انجینئرنگ مضامین میں کم از کم 60% نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات سے درخواستیں طلب کی ہیں۔ داخلہ سے قبل فزکس۔ کیمسٹری۔ میتھ اور انگریزی کا ٹیسٹ کلیئر کرنا ہوگا۔ یہ ٹیسٹ لاہور۔ ملتان۔ کراچی۔ پشاور۔ کوئٹہ اور اسلام آباد میں ہوگا۔ داخلہ فارم وغیرہ کالج آفس سے 300 روپے اور بذریعہ ڈیمانڈ ڈرافٹ 325 روپے ارسال کرکے منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 24 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 19 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت نے پارلیمانی سال کے آغاز کے موقع پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس سے اپنے پہلے خطاب میں کہا ہے کہ آئینی ابہام دور کرنے کے لئے جلد بازی نہیں کرنی چاہئے۔ اسلامی قوانین کے مطابق معاشرے کی تشکیل حکومت کا بنیادی فرض ہے۔ حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات سے رہنمائی حاصل کرے۔ حکومت خواتین کو خصوصی مراعات دے۔ انہیں پارلیمنٹ اور بلدیاتی اداروں میں خصوصی نمائندگی دی جائے۔ ہم مسلم ممالک سمیت پوری بین الاقوامی برادری سے دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں۔ امریکہ کے ساتھ دو طرفہ تعلقات بڑی اہمیت رکھتے ہیں اسے بھی مساویانہ پالیسی اپنانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ایوان صدر سازشیوں کے لئے بند ہو چکا ہے۔ حکومت دہشت گردی پر قابو پائے۔ قومی تعطیلات کم ہونی چاہئیں۔ ملی یک جہتی کونسل کو فعال بنایا جائے۔

○ صدر مملکت کے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے مشترکہ اجلاس سے خطاب کے آغاز پر پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ کی اتحادی جماعت ایم کیو ایم نے ایوان میں زبردست ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ جب صدر مملکت خطاب کے لئے کھڑے ہوئے تو ایوان کے مختلف گوشوں سے پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کے ارکان مسلسل چیخ چیخ کر بولنے لگ گئے صدر کی آواز شور میں دب گئی صدر نے تقریر جاری رکھی تو واک آؤٹ کر گئے۔ حکومتی ارکان اور وزراء منانے گئے تو انہیں دھکے دیئے۔ وزیر اعظم سمیت تمام حکومتی ارکان اس اچانک اور غیر متوقع صورت حال سے پریشان ہو گئے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ فوج مدد نہ کرتی تو نواز شریف وزیر اعظم نہ رہتے۔ صدر رفیق تارڑ اتفاق فونڈری کے چوکیدار ہیں۔ انہوں نے عدلیہ کو تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ ججوں پر اثر انداز ہونے کے لئے کوئٹہ گئے۔ انہوں نے خواتین اور اقلیتوں کے بارے میں تنگ نظری کا مظاہرہ کیا۔ توہین عدالت ترمیمی بل پر دستخط بھی ان کی جانب داری کا ثبوت ہے۔ ہم سازشی صدر نہیں چاہتے۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ آئینی ترمیم کی کوئی جلدی نہیں۔ صدر کی تقریر سے رہنمائی حاصل کریں۔ ایرانیوں کے قتل میں غیر ملکی ہاتھ ہے۔ اے این پی سے معاملات ٹھیک کر لیں گے۔ صدر کے بارے میں بے نظیر کے منفی رویہ کی اصل وجہ احتساب کا عمل ہے۔ احتساب روک دیں تو محترمہ کا کوئی مسئلہ نہ رہے گا۔ ایم کیو ایم نے کراچی کی صورت حال کے پیش نظر واک آؤٹ کیا۔ نہ کرتی تو بہتر تھا۔

○ کراچی شرقی کے علاقہ کورنگی میں مسلح دہشت گردوں نے مسجد تاج الخیر کورنگی میں عشاء کی نماز پڑھ کر نکلنے والوں پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ دو کمسن بچیوں سمیت ایم کیو ایم کے 8 کارکن ہلاک ہو گئے۔ جنازہ میں ایم کیو ایم کے وزراء اور رہنما بھی شریک ہوئے۔ کورنگی میں مسلح نوجوانوں کی فائرنگ سے دو افراد مزید ہلاک ہو جانے سے مرنے والوں کی تعداد 10 ہو گئی ہے۔ علاقہ میں پولیس کا گشت بڑھا دیا گیا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے ارکان پارلیمنٹ نے کہا ہے کہ کراچی میں پارٹی کے 8 کارکنوں کی ہلاکت پر صدر اور وزیر اعظم سے رات بھر رابطہ نہ ہو سکا۔ یہ رویہ افسوس ناک ہے وزیر اعظم کے دعووں کے باوجود کراچی ایجنسیوں کے کنٹرول میں ہے۔ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے 8 ساتھیوں کی شہادت پر میرا دل خون کے آنسو بہا رہا ہے۔

○ چنیوٹ کے محلہ غفور آباد کی جامعہ مسجد صدیقیہ میں امامت کے مسئلہ پر جھگڑا ہو جانے سے نمازی ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔ پولیس نے 18 افراد کو نقص امن کے تحت جیل بھیج دیا ہے۔

○ کراچی میں ایم کیو ایم کے دونوں گروپوں میں دوبدو لڑائی جاری رہی۔ ایک بنگالی کو نامعلوم دہشت گردوں نے اغوا کر کے ہلاک کر دیا۔ 8۔ افراد کی ہلاکت پر مشتعل مظاہرین نے کئی گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے۔ کورنگی۔ لانڈھی اور ملیر میں سوگ کا سماں رہا۔

○ پنجاب کے مختلف شہروں میں ایک ہی روز ڈاکوؤں نے باراتیوں کی بس سمیت 7 مسافر بسوں کو لوٹ لیا۔ مزاحمت پر ایک کار سوار کو ہلاک اور مسافروں پر سخت تشدد کیا گیا۔

○ فیصل آباد میں ڈاکوؤں نے میاں بیوی کو لوٹنے کے بعد قتل کر دیا۔

○ عراق اقوام متحدہ امن معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ معاہدہ پر اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان اور عراقی نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے دستخط کئے۔ معاہدہ متوازن اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق ہے۔ معائنہ کاروں کی ٹیم متوازن ہو گی۔ ہر مشتبہ جگہ کی تلاش لی جا سکے گی۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا مجھے توقع ہے کہ یہ معاہدہ سلامتی کونسل کے تمام ارکان کے لئے قابل قبول ہو گا۔ معاہدہ پر عمل کیا گیا تو کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔

○ عراقی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ یہ معاہدہ منطقی ہے۔ اب عراقی حکومت اور عوام کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ عراق پر اقوام متحدہ کی عائد کردہ پابندیاں جلد اٹھالی جائیں۔

○ عراق اور اقوام متحدہ کے درمیان امن معاہدہ کا دنیا بھر میں خیر مقدم کیا گیا ہے۔ جبکہ صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ امن معاہدے کا متن آنے پر رد عمل ظاہر کریں گے۔ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ عراق کو رعایت دینے کے خلاف ہیں۔ حکومت فرانس نے کہا ہے کہ امن معاہدہ توقعات پر پورا اترے گا۔ ہالینڈ کے وزیر خارجہ نے کہا کہ بغداد سے امن معاہدہ کی خبر ملنے پر سکھ کا سانس لیا ہے۔ عرب ممالک میں بھی معاہدے کا خیر مقدم کیا گیا ہے آسٹریلیا نے کہا ہے کہ فیصلہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق ہونا چاہئے۔

○ جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے لاؤڈ سپیکر پر اردو میں خطبہ دینے کی اجازت نہ دی تو تحریک چلائیں گے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ نواز شریف شرافت سے مستعفی ہو کر حکومت ہمارے حوالے کر دیں۔

○ فیصل آباد میں 20 مسلح افراد نے پولیس پارٹی پر حملہ کر کے قتل کا ملزم چھڑا لیا۔

○ موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کے جرم میں ساہیوال میں تین دنوں میں 200 افراد کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا ہے گرفتار ہونے والوں میں اپاہج۔ بوڑھے اور بیمار افراد بھی شامل ہیں۔

○ 16 تامل چھاپہ ماروں نے زندگی کا نذرانہ دے کر سری لنکا کے متعدد جہازوں کو اڑا دیا ہے۔ 60 سے زائد فوجی ہلاک ہو گئے۔

○ وفاقی حکومت کی طرف سے ماہانہ فنڈز میں فراہمی میں کمی کی وجہ سے پنجاب کو شدید مالی بحران کا سامنا ہے۔ جس سے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی میں مشکل ہو گئی ہے۔ پنجاب حکومت فنڈز کی کمی کیش ذخائر سے پوری کر رہی ہے۔ مالی سال کے اختتام میں 4 ماہ باقی ہیں۔ وفاق نے امداد نہ کی تو ترقیاتی سکیمیں رک جائیں گی اور تنخواہوں کے لئے رقم نہ رہے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے احتساب ایکٹ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔

ایکسدام قیمتی لیڈیز ویئر کی بہترین ورائٹی کا مرکز
ماڈرن کلاتھ ڈپو MC D
صادق آباد راولپنڈی
پروپرائیٹر: حضور احمد فون

پلاٹ برائے فروخت
برموقع شکورہ پارک پلاٹ نمبر برقبہ ۱۰ مرلہ
برلب سڑک نزد خالد ہسپتال ربوہ
برائے رابطہ: عبدالرحمٰن
رحمان جنرل سٹور گولبازار - ربوہ
گھر: 995 دوکان 213160

GROTTO
خوشخبری بوتیک
افتتاح ہو چکا ہے
دیدہ زیب اور جدید ڈیزائن اور موسم کے مطابق ملبوسات کا مرکز۔ جلد تشریف لائیں اور موقع سے فائدہ اٹھائیں
منصورہ حلیم 24-8 دارالرحمت غربی ربوہ
(نزد بیت الناصر)

مکان برائے فروخت/کرایہ
سات مرلہ خوبصورت گھر تین بیڈ، اٹیچ باتھ لاؤنج، ڈرائنگ/ڈائننگ، بڑا پورچ قابل دید ڈیزائن مناسب قیمت برائے فروخت کرایہ کیلئے واقع نزد عادل ہسپتال ڈیفنس روڈ
رابطہ: ملک محمود انور لاہور
فون: 6651553

FALLING HAIR CURE - FALLING HAIR OIL Rs. 65/-
بال گرنا
بالوں کا گرنا، گنجاپن، بال باریک ہونا کیلئے مفید و موثر کورس
کیور ہیٹو میڈیسن
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ
Phone: 771/213156 - FAX 212299

★ طلائی چوڑیوں کی انواع واقسام ورائٹی
• اب آپکی سہولت کیلئے خصوصی ارجنٹ سروس
• صرف 72 گھنٹے میں آرڈر پر سونے کی چوڑیاں تیار کروائیں • ہم ہر ماہ کڑوں اور چوڑیوں کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں۔
نوٹ: ڈیزائنوں کی چیک کیلئے اوقات کار میں تشریف لا سکتے ہیں۔
دوکان 212337
رہائش 212175
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف